اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

نمبر ۱۷ | مورخہ ۹ اگست ۱۹۳۲ء | یوم شنبہ | مطابق ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔

کچھ عرصہ سے یہ خبر مختلف ذرائع سے موصول ہو رہی تھی۔ کہ بوجہ مالی تنگی کے قادیان کی ریلوے بند کر دی جائیگی۔ مگر احباب یہ سنکر بہت خوش ہونگے۔ کہ ایجنٹ صاحب این۔ ڈبلیو۔ آر کی چٹھی مورخہ ۵ راگست ۱۹۳۲ء بنام ناظر صاحب امور خارجہ جماعت احمدیہ میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض ماتحت افسران کا خیال قادیان کی ریلوے بند کرنے کی تائید میں تھا۔ مگر افسرانِ بالا نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔

۷ اگست کو خدا کے فضل سے خوب زور کی بارش ہوئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ پر سچا ایمان تقویٰ ۔ وفاداری اور اخلاص پیدا کرو

(فرمودہ ۹ اگست ۱۹۰۲ء)

ایک فارسی طالب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اور عرض کیا۔ کہ مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتایا جائے۔ جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جائے۔ حضور نے فرمایا:۔

”دیکھو آپ نے میری بیعت کی۔ جو شخص بیعت میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ان مقاصد کو مدنظر رکھے۔ جو بیعت سے ہیں۔ یہ امور کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے۔ اصل منشاء اور مدعا سے دور ہیں۔ انسان کا اصل منشاء یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ قرآن شریف میں بھی یہ اصل مقصد نہیں رکھا گیا۔ بلکہ فرمایا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اصل غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع ہے۔ جب انسان آپ کی اتباع میں کھویا جاتا ہے۔ تو ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ کہ ضمناً زیارت بھی ہو جائے۔“

”یہاں جو بیعت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ مجھے دیکھتے ہیں۔ لیکن اگر ان میں وہ تبدیلی جو میری اصل غرض ہے۔ اور جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ نہیں ہوتی۔ تو میرے دیکھنے سے ان کو کیا فائدہ ہوا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص بڑا ہی بدبخت ہے۔ اور اس کی کچھ بھی قدر اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں جس نے گو سارے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہو۔ مگر سچا اخلاص۔ وفاداری اور خدا تعالیٰ پر سچا ایمان خشیت اللہ ...

اخبار احمدیہ

امریکہ کی ایک تازہ کتاب میں جماعت احمدیہ کا ذکر

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم - اے مبلغ سلسلہ احمدیہ شکاگو سے اطلاع دیتے ہیں - کہ پروفیسر" کارل کلیمن "نے حال ہی میں " ریلیجنز آف دی ورلڈ" نام سے ایک کتاب شائع کی ہے - جس میں وُہ جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں:-

" گزشتہ سالوں سے ہندوستان میں ایک نئی جماعت کا ظہور ہُوا ہے - جسے "جماعت احمدیہ" کے نام سے موسُوم کیا جاتا ہے اس کے پروگرام میں یہ امر داخل ہے - کہ مغرب میں عیسائیوں کو حلقہ بگوشِ اسلام بنایا جائے - یہ تحریک تھوڑے ہی عرصہ سے شرُوع ہُوئی ہے - کیونکہ اس جماعت کے بانی میرزا غلام احمد صاحب قادیان - صُوبہ پنجاب میں ۱۹۰۸ء میں فوت ہُوئے تھے - اُن کا دعوےٰ تھا - کہ وُہ اس آخری زمانہ کے مُصلح اور نجات دہندہ ہیں وُہ مذہب کے نام پر جنگی کارروائیوں کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے - اور اُن کا دعوےٰ تھا - کہ وُہ صرف تبلیغ کے ذریعہ تمام دُنیا کو اپنے مذہب میں داخل کرلیں گے - انہوں نے جہاں قرآن اور حدیث کے حوالے پیش کئے ہیں - وہاں اپنی تائید میں انجیل - اور بائیبل کو بھی پیش کیا ہے - سلطنت برطانیہ نے جماعت احمدیہ کو جس کے پاس اشاعتِ ملّت کے لئے کافی سرمایہ ہے - پوری آزادی دے رکھی ہے - اس کی وجہ غالباً یہ ہے - کہ یہ ہندوستان میں سلطنتِ انگلشیہ کی تائید کرتی ہے - اس کا صدر مقام ہندوستان ہے - اور یہ جماعت اسلام کے مختلف فرقوں کو یکجا کرنے کا عزم صمیم رکھتی ہے "

بھاگلپور میں تبلیغ احمدیت

یکم جولائی کو مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بھاگلپور تشریف لائے - اور ۴ - جولائی کو موضع پوریتی میں تشریف لے گئے - جہاں مسئلہ " اجرائے نبوت " پر مباحثہ قرار پایا - جو تین گھنٹہ تک جاری رہا - آپ کی تقریروں کا اثر حاضرین پر اچھا پڑا - لیکن غیر احمدی مولوی عبد الواسع بد زبانی پر اتر آیا - اور پھر دُوسرے دن اسی مسئلہ پر مباحثہ کرنے کا وعدہ کرکے چلا گیا - حسب وعدہ ۵ - جولائی کو مغرب کے بعد پھر فریقین اکٹھے ہُوئے - لیکن چونکہ اس کا ارادہ مباحثہ کرنے کا نہ تھا - اس لئے شرائط طے کرنے میں ہی گریز اختیار کرنے کا انداز ہو گیا - خاکسار محمد نذیر الحق سکرٹری دعوت و تبلیغ

حیدرآباد دکن میں مقامی جماعت کی تبلیغی مساعی

احمدیہ جوبلی ہال کی تیاری حیدرآباد کے لئے ایک عجیب اور خاص طور پر بابرکت نشان ہے - دراصل حضرت عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی نیک نیتی و اخلاص کے سبب ایسا کام ہُوا - جو نہ فقط احمدیوں کے لئے بلکہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے لئے بھی مفید اور بابرکت ہے - گزشتہ ہفتے سے اسکے پبلک فری ریڈنگ رُوم کا افتتاح کر دیا گیا ہے - جس میں بلدہ اور ملک سرکار عالی کے اخبارات و رسائل کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی معتد بہ کتب کا ذخیرہ مہیا کیا گیا ہے - حضرت مولوی ابو الحمید صاحب امیر جماعت حیدرآباد کے وقف شدہ کتب کا اسٹاک بھی اسی لائبریری میں موجود ہے - ہال میں ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو بعد نماز مغرب الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے درس قرآن شریف کا انتظام فرمایا ہے - جس کا ترجمہ اُردو و انگریزی میں کیا جاتا ہے - اکثر نوجوان احمدی و غیر احمدی بیاجدی شریکِ درس ہُوا کرتے ہیں - اور نہایت سنجیدگی سے تبادلہ خیالات کرتے رہتے ہیں -

نیز ہر جمعہ چار بجے شام کو ہال میں احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کے ممبر تقاریر کیا کرتے ہیں - علاوہ نوجوانان جماعت احمدیہ کے بزرگ حضرات سلسلہ بھی تشریف رکھتے ہیں - خصوصاً مولانا نیر و مولانا عرفانی و سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحبان قابل ذکر ہیں - اکثر تقاریر سلسلہ عالیہ کے متعلق مضامین یعنی صداقت مسیح موعود - وفات مسیح - خاتم النبیین مسیح موعود کے دُنیا پر احسانات وغیرہ عنوانات پر ہوتی ہیں - احمد سعدی

ساگر ریاست میسور میں میلاد النبیؐ پر تقریریں

خاکسار اس شہر میں اگرچہ اکیلا احمدی ہے - لیکن اس سال سیرت کے جلسے منانے کی تحریک دیکھ کر مجھے خواہش پیدا ہوئی - کہ جلسہ منایا جائے - چنانچہ ساگر کے تمام مسلمانوں میں تحریک کی گئی - اور چندہ وصول کیا گیا - تقریباً پچاس روپیہ چندہ ہوگیا - جس سے جلسہ کے تمام انتظامات پایہ تکمیل تک پہنچ گئے - جلسہ سے نصف گھنٹہ پیشتر جلسہ گاہ خوب بھر گئی - بلکہ پانچ چھ سو کے قریب لوگ جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس جانے پر مجبور ہو گئے - صدارت کے لئے ایک معزز وکیل جو ساگر میونسپلٹی کے پریسیڈنٹ ہیں مقرر کئے گئے - لیکچر نہایت اچھے ہوئے - بعض میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت وید کے ذریعہ بھی ثابت کی گئی - خاکسار ایم - کے عابد شریف

کھنہ ضلع لدھیانہ میں جلسہ

۲۰ - ۲۱ راگست کو کھنہ ضلع لدھیانہ میں تبلیغی جلسہ ہوگا - اس جگہ کوئی احمدیہ انجمن نہیں - صرف ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم اس کا انتظام کر رہے ہیں - کیونکہ وُہ بوجہ رخصتوں کے اس جگہ مقیم ہیں - ارد گرد کی احمدی جماعتوں اور بالخصوص انصار اللہ کو اس جلسہ کی کامیابی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے - اس جلسہ میں انشاء اللہ مولوی محمد حسین صاحب مہتمم تبلیغ ضلع انبالہ اور مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل مہتمم تبلیغ ضلع جالندھر لیکچرار ہونگے - (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

شکریہ

یہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان ملت کا تہ دل سے مشکور ہے - کہ اُن کی مخلصانہ دعاؤں کی برکت سے اس عاجز کا فرزند ڈاکٹر غلام احمد امتحان ایم - آر - سی - پی - لنڈن میں کامیاب ہوگیا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء - عزیز مذکور پہلے احمدی ہیں - جنہوں نے یہ ڈگری حاصل کی - خاکسار نیاز محمد سب انسپکٹر پولیس دادو -

درخواست ہائے دُعاء

۱ - عاجز کو پہلے بھی اکیس دن سخت بخار رہا - اور اب پھر بخار ہوگیا ہے خاکسار کی بحالی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی جائے - نیز امام الدین صاحب احمدی کشمیری اور ان کے لڑکے کے لئے بھی دعا فرمائیں - اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات کو دور کرے - خاکسار روشن دین از مونگ

۲ - میرا چھوٹا لڑکا بشارت احمد چند یوم سے بیمار ہے - اسکی صحت کے لئے دعا کی جائے - خاکسار غلام احمد خان ڈسپنسر گوگیرہ

۳ عاجز عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے - احمدی بھائی اور بہنوں سے درخواست ہے - کہ عاجز کی صحت کے لئے دعا فرمائیں - خاکسار محمد حسین انسپکٹر وصایا ضلع سیالکوٹ -

۴ - میرا لڑکا اور لڑکی بعارضہ کالی کھانسی بیمار ہیں - ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے - خاکسار فتح محمد احمدی شرما از کراچی -

۵ - جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیری کی مالی حالت روز بروز تنزل پر ہے احباب انکی مالی حالت کی درستگی کے لئے تہ دل سے دعا فرمائیں - خاکسار محمد اسماعیل یادگیری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو ۲۵ - جولائی ۱۹۳۲ء کو فرزند اوّل عطا فرمایا ہے - اللہ تعالےٰ اسے میرے اور قوم کے لئے مبارک اور اپنی رضا - اور خدمتِ دین کے لئے مخصوص کرے - بزرگانِ دین اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے - خاکسار محمد علی انور از بنگال موضع تامار کانڈی

دعائے مغفرت

۱ - میری اہلیہ ایک لڑکا چھوڑ کر فوت ہوگئی ہے - احباب دعائے مغفرت فرمائیں - عاجز محمد سلیمان احمدی - از کمال ڈیرہ - سندھ

۲ مجھے اپنی محسنہ اور وفادار اہلیہ کا صدمہ تازہ ہی تھا - کہ آج ۲ راگست ۱۱ - بجے دن کے میری بڑی لڑکی عزیزہ سلیمہ جو چند ماہ سے مرض ذیابطیس میں مبتلا چلی آتی تھی - اپنے خالق حقیقی سے جا ملی - عزیزہ مرحومہ کی عمر قریباً دس سال تھی - اور وُہ اپنے خالو جان کے پاس کامٹی میں فوت ہوئی ہے - جہاں علاج کے لئے بھیجی گئی تھی - جنازہ پڑھنے والے تین چار احمدی تھے لہذا دردمند احباب جنازہ غائب پڑھیں تو ثواب ہوگا - خاکسار علی محمد صابر - بی - اے - بی ٹی - قادیان

الفضل کے وی - پی

اگلا الفضل ان خریداروں کے نام وی - پی ہوگا - جن کا چندہ ہمیں نہیں پہونچا وی - پی ایک ہفتہ امانت میں رکھا جاسکتا ہے - وصول فرما کر مشکور فرمائیں (منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ اگست ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

سیاسیاتِ ہند میں نازک ترین دور کا آغاز

احمدی نوجوان میدانِ عمل میں آئیں

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

امن عامہ کو برباد کرنے کی سازشیں

اس وقت ہندوستان کی سیاسیات میں ایک عظیم الشان تلاطم بپا ہے۔ ہر طرف خود غرضی کے بادل گرج رہے ہیں۔ تعصب اور عناد کی گھٹاؤں نے آزادی ہند کو مستور کر رکھا ہے۔ آپس کی بدگمانیوں اور ایک دوسرے پر دل آزار حملوں نے ہندوستان کی فضاء کو زہر آلود بنا دیا ہے۔ اور خصوصاً پنجاب اس وقت نہایت ہی نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ جوں جوں فرقہ وارانہ تصفیہ کے متعلق وزیر اعظم کے اعلان کا وقت قریب آتا جا رہا ہے۔ باشندگانِ پنجاب میں خاص طور پر ہیجان و اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن اس اضطراب کے ساتھ ہی سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے علانیہ اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کر دیں۔ اور دوسری طرف ہندوستان میں خالص رام راجیہ قائم کر کے اپنے مسلم کش رویہ کا بے محابا اظہار کریں:

وطن پرستی کا ڈھونگ

برادران وطن حب الوطنی اور قوم پرستی کے پردہ میں اپنی ان چیرہ دستیوں۔ دھمکیوں اور خلاف آئین مطالبات کو جائز قرار دے کر وطن وملت کی خدمت سرانجام نہیں دے رہے بلکہ ملک کے حالات کو خطرناک طور پر بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں خصوصاً پنجاب کے حالات کو تو حد درجہ پیچیدہ بنا رکھا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں ان وطن وملت کے "ہمدردوں" کی طرف سے افتراق وانشقاق کی خلیج کو وسعت دینے کے لئے کوئی نئی سے نئی راہ اختیار نہ کی جاتی ہو چنانچہ ان ناگفتہ بہ حالات کا جو لازمی نتیجہ ہے۔ آخر وہ ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ اہلِ ہند پر خوف وہراس طاری ہے۔ اور وہ حیران ہیں۔ کہ اس کا انجام کیا ہوگا

وطن کے دشمن کون ہیں؟

ان حقائق کی موجودگی میں کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا کر سکتا ہے۔ کہ ان نام نہاد "وطن پرستوں" کو جو حقیقت میں دشمنِ وطن ثابت ہو رہے ہیں۔ ملک کا خیر خواہ کہے۔ کیا کوئی شخص ان "آزادی کے علمبرداروں" کو جو پچھلے دس سال سے مختلف طریقوں سے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر کے ہندوستان میں "رام راج" قائم کریں۔ "محبِ وطن" کہہ سکتا ہے۔ کیا وہ لوگ جو مسلمانوں کی آئینی اکثریت کو پنجاب سے مٹانے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور اس کی بجائے اپنی بے حقیقت اکثریت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ایسے "وطن پرستوں" اور "آزادی ہند کے دلدادگان" کے متعلق یہ خیال بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے "کشور ہند" کو آزادی کی مالا پہنانے میں کامیاب ہو جائیں گے اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر کس منہ سے مسلمانوں کو اس بات کا قصوروار ٹھہراتے ہیں۔ کہ انہوں نے قومی وملکی ترقی میں روک ڈالی ہے۔ اور کیوں مسلمانوں پر یہ تہمت لگائی جاتی ہے۔ کہ وہ آزادی وطن کے دشمن ہیں:

مسلمان اپنے حقوق لینگے۔ مگر امن کے ساتھ

برادرانِ وطن کو یاد رکھنا۔ کہ مسلمان اُنکی ان عیاریوں۔ اور چالاکیوں میں آنے والے نہیں۔ اور نہ ہی ایسے ہیں۔ کہ ان دھمکیوں اور گیدڑ بھبکیوں سے ڈر جائیں۔ مسلمان اپنے حقوق حاصل کریں گے۔ اور وہ اپنی کوششوں کو برابر جاری رکھیں گے یہاں تک کہ ان کا مقصد انہیں حاصل ہو جائے۔ مگر آئین وقوانین کے اندر رہ کر۔ اور ملکی امن کو قائم رکھتے ہوئے اپنے حقوق حاصل کریں گے۔ اور کوئی نہیں ہوگا جو انکے اس ارادہ میں حائل ہو سکے۔ غرض موجودہ کشمکش میں اس قسم کے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ جب تک پنجاب کے امن وامان کو قائم رکھنے کے لئے فوری تدابیر اختیار نہ کی گئیں۔ خطرہ ہے۔ کہ باہمی کشمکش طول پکڑ جائے۔ اور ملک کا امن برباد ہو جائے:

احمدی نوجوانوں کو دعوتِ عمل

ان حالات میں جماعت احمدیہ اور خصوصاً جماعت کے نوجوانوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی خدمات اس غرض کے لئے وقف کریں۔ اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی کوئی شرارت دیکھیں۔ جو امن عامہ کے تباہ وبرباد کرنے کا باعث ہو۔ ملکی تمدن۔ اور اخلاق کو بگاڑنے کا موجب ہو۔ اصلاح کی فوری کوشش کریں۔ اور ہماری ذمہ داری تو اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اس شخص کے متبع ہیں۔ جو اس زمانہ کے لئے صلح کا شہزادہ بن کر آیا۔ ایسے عظیم الشان انسان کے متبعین کا فرض ہے۔ کہ وہ فتنہ وفساد کو مٹا کر ملک میں امن قائم کریں۔ اور ہر قسم کی خلافِ قانون تحریکوں کو ملیامیٹ کرنے میں لگ جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس امر کی طرف احباب جماعت اور خصوصاً نوجوانوں کو بارہا توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ ہمارے نوجوانوں کو بہادر بننا چاہیئے۔ اور اپنے اندر جرأت وشجاعت پیدا کرنی چاہیئے۔ جس کا یہی مطلب ہے۔ کہ جس مقصد کے لئے تم اٹھو اس کو بہادری سے بلا خوف لومۃ لائم سرانجام دو۔ اور ایسا نہ ہو کہ جبن وبزدلی سے کام کو ادھورا ہی چھوڑ دو۔ مومن بہادر ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی خدا تعالٰے کے فضل ورحم کا ہر وقت امیدوار بھی رہتا ہے:

احمدیہ والنٹیر کور کا اجراء

احمدیہ والنٹیر کور جس کا ذکر متعدد دفعہ جماعت احمدیہ کے سامنے آ چکا ہے۔ اس کا اجراء بھی نوجوانوں کی تربیت کے علاوہ ان عارضی ضروریات کے لئے بھی ہے۔ جو آئے دن پیش آتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کے موقعہ پر احمدیہ والنٹیر کور کی بابت یہ فرمایا تھا:

"اصل غرض یہی ہے۔ کہ اس بارے میں جماعت کی تنظیم ہو جائے۔ تاکہ اگر ملک میں کسی جگہ فساد ہو جائے۔ اور خود گورنمنٹ اس بات کی محتاج ہو جائے۔ کہ لوگ اس کی مدد کریں۔ تو اس وقت مدد کی جا سکے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۸۲)

چونکہ صحیح اور بہتر طریق پر قوم و ملک کی امداد اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کے متعلق ٹریننگ ہو۔ کیونکہ جب تک لوگ مدد دینے کے قابل نہ ہوں۔ اس وقت تک وہ کیا کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمارے نوجوانوں کو ٹریننگ کی طرف جلد سے جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں اعلان بھی فرما دیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد ایسے نوجوانوں کو بھرتی کر کے حضرت میاں صاحب موصوف کو اطلاع دیں۔ تا جلد سے جلد ضروری انتظامات مکمل کر کے ٹریننگ کا کام شروع کیا جا سکے۔ اس بارے میں احمدیہ جماعتوں کو غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ بہت جلد اور اپنی پہلی ہی فرصت میں اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ حالات اس تیزی سے پلٹا کھا رہے ہیں۔ کہ معلوم نہیں۔ کس وقت اس قسم کی ضرورت پیدا ہو جائے۔

حکومت کی توجہ

گورنمنٹ کو بھی اب ہندوؤں اور سکھوں کی اس خلافِ امن ایجی ٹیشن کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ چنانچہ لاہور اور دوسرے شہروں میں گورنمنٹ کے ذمہ وار آفیسرز ممتاز شہریوں کو بلا کر انہیں قیامِ امن کی حفاظت کی تلقین کر رہے ہیں۔ اگر ابتداء میں ہی حکومت اس طرف توجہ کرتی تو یہ حالت پیدا نہ ہوتی۔ اور نہ اس حد تک نوبت پہونچتی۔

مسلمانوں کی امن پسندی

اگرچہ ان آزادی کے علمبرداروں کی طرف سے فتنہ انگیزی اور مسلمانوں کو اکسانے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی۔ ہر قسم کی دھمکیاں دی گئیں۔ اور خون کی ندیاں بہانے کا دعوےٰ کیا گیا۔ لیکن مسلمان اپنے راہ نماؤں کی ہدایات کے ماتحت نہایت صبر و سکون سے کام لے رہے ہیں۔ اور اب تک امن و امان کے قائم رکھنے میں کوشاں ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان اپنے حقوق کو نظر انداز کر دیں گے۔ مسلمان اپنے حقوق کے مطالبہ پر نہایت سختی سے قائم ہے اور وہ اس راہ میں اپنی جان دے دینا بھی بالکل معمولی بات سمجھتا ہے۔

برادرانِ وطن سے درخواست

آخر میں ہم برادرانِ وطن سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگر حقوق کے لئے آپ نے جنگ کرنی ہے۔ اور "خون کی ندیاں" بہانی ہی ہیں۔ تو دلائل و براہین کو کام میں لائیں۔ اور دلائل و براہین سے اپنے بھائیوں کی تسلی و تشفی کریں۔ اس قسم کی دھمکیاں تو ہر ایک دے سکتا ہے۔ لیکن ایسی دھمکیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

مسلمانوں کے جائز مطالبات

مسلمان اگر ناجائز مطالبات کر رہے ہوں۔ عقل و انصاف کے خلاف ان کی باتیں ہوں۔ تب بھی کوئی اعتراض کی بات تھی۔ لیکن جبکہ مسلمان محض اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تو ایسے مطالبات کو ناجائز کہنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے۔

سکھوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی دھمکیاں مسلمانوں کے عزائم میں حائل نہیں ہو سکتیں۔ مسلمان اپنے حقوق حاصل کریں گے۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ ہر روکاوٹ کو اس راستہ سے دُور کر دیں۔ مگر وہ کبھی گوارا نہیں کریں گے کہ کسی رنگ میں ان کی اکثریت کو صعف پہونچے۔

حالات کی نزاکت کا تقاضا ہے۔ کہ مسلمان اپنی تنظیم کی طرف متوجہ ہوں۔ اور قیامِ امن کے لئے ہر ممکن کوشش کام میں لائیں۔ بالخصوص احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ احمدیہ والنٹیئر کور جس کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس میں شریک ہو کر ملک و قوم کے لئے اپنے آپ کو مفید وجود ثابت کریں۔ زمانہ بدل رہا ہے۔ حالات سرعت کے ساتھ تغیر پذیر ہو رہے ہیں۔ اور معلوم نہیں۔ کل پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہو۔ اس لئے اپنی ہمتوں کو بلند کرو۔ تنظیم کی طرف توجہ دو۔ ملتِ اسلامیہ سے تفرق و تشتت کو مٹا دو۔ اگر تم ایسا کرو۔ تو پھر کوئی دشمن فتحیاب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خدا کی تائید مسلمانوں کو ہی مظفر و منصور کرے گی۔

حضرت کرشن علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے نبی تھے

موجودہ زمانہ میں قرآن مجید کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے سب سے پہلے یہ حقیقت پیش فرمائی ہے۔ کہ حضرت کرشن علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے نبی اور اوتار تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"راجہ کرشن علیہ السلام جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳)

اس پر بعض سطحی عقل رکھنے والے لوگوں نے اعتراض بھی کیا۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ اب مسلمانوں کا ایک حصہ اس حقیقت کے اعتراف کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ کہ حضرت کرشن علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے نبی تھے۔ چنانچہ "زمیندار" (۶ اگست) میں مولوی ظفر علی لکھتے ہیں:-

"میں نے اپنے اس عقیدہ کا طول و عرضِ ہند میں رہ کر اعلان کیا ہے۔ کہ باوجود ایک کٹر مسلمان ہونے کے میں سری کرشن کا صدقِ دل سے ادب کرتا ہوں۔ اس لئے کہ مجھے میرے مذہب نے یہی تعلیم دی ہے۔ میں ہندوستانِ قدیم کے اس مقدس بزرگ کو اُن بڑے بڑے انسانوں کے زمرہ میں شمار کرتا ہوں۔ جنہیں خدائے ذوالجلال کی حکمت اپنے بندوں کی روحانی راہنمائی کے لئے ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں منتخب کرتی رہتی ہے۔ مذہب کی اصطلاح میں ان ہادیانِ زمانہ کو نبی اور رسول کہا جاتا ہے۔ اور ہنود اپنی اصطلاح میں انہیں رشی اور اوتار کہتے ہیں۔ سری کرشن کی تعلیم سے مجھے بقول حضرت جانِ جاناں رح بوئے نبوت آتی ہے۔"

اگر دُوسرے مسلمان بھی قرآن کریم کی اس تعلیم کے ماتحت کہ وان من امة الا خلا فيها نذير۔ تمام دوسری اقوام کے بزرگوں کی عظمت کا اقرار کریں۔ اور غیر مسلم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایسا رویّہ اختیار کر لیں۔ تو بین الاقوامی تعلقات بہت حد تک خوشگوار ہو سکتے ہیں۔

ہندو ریاستوں میں مسلم عنصر کو کچلنے کی تلقین

ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کی اقلیت۔ اور ان کی ناگفتہ بہ حالت محتاجِ تشریح نہیں۔ لیکن بایں ہمہ "ملاپ" اپنے ۶ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے:-

"میں تو حیران ہوں۔ کہ ہندو مہاراجوں کو اگر وزیر ملتے ہیں۔ تو غیر ہندو۔ انہیں اگر کسی کی دوستی پسند آتی ہے۔ تو غیر ہندوؤں کی۔ ان کے باورچی غیر ہندو۔ دوست غیر ہندو۔ وزیر غیر ہندو۔ ہندوؤں کی امداد کے لئے ان کے خزانے میں کچھ نہیں رہتا۔ اور غیر ہندوؤں کے لیڈروں۔ واعظوں اور رنڈیوں کے لئے قارون کے خزانے کھل جاتے ہیں۔ قانون بنتے ہیں۔ تو غیر ہندوؤں کی حفاظت کے لئے۔ وظائف کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ تو دوسروں کے لئے۔"

گویا ہندو ریاستوں میں مسلمان نہایت آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور انہیں اپنے حق سے بڑھ کر تصرف حاصل ہے حالانکہ یہ محض بے بنیاد اور سراپا غلط دعوےٰ ہے۔ اور اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ تا مسلمانوں کو ہندو ریاستوں سے بالکل علیحدہ کروا دیا جائے۔۔۔۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۹ر جولائی ۱۹۳۲ء بمقام ڈلہوزی

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ

جنّت میں

داخل ہونے سے پہلے مومن ایک ایسے پل پر سے گزریں گے جو اپنی باریکی اور تیزی میں تلوار کی دھار سے بھی زیادہ باریک اور تیز ہوگا۔ بظاہر یہ

ایک عجیب بات

معلوم ہوتی ہے۔ اور انسان تعجب کرتا ہے۔ کہ اس قسم کے تماشہ کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اگر ہم حقیقت پر غور کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ

تلوار کی طرح تیز

ہونا۔ ان مشکلات کی طرف اشارہ ہے۔ جنہیں سے ہر ایک مومن کو گزرنا پڑتا ہے ؂

دیکھو ہر ایک شے میں افراط تفریط اور وسط کا مقام ہوتا ہے۔ اس میں

وسط کا مقام

سب سے چھوٹا ہوتا ہے۔ عام حالات ہی میں دیکھ لو۔ ہم ایک سڑک پر سے گذرتے ہیں۔ جو زیادہ سے زیادہ ایک سو پچاس فٹ چوڑی ہوگی۔ لیکن زمین کا محیط تقریباً پچیس ہزار میل ہے۔ اور ہم اس راستہ سے قریباً ساڑھے بارہ ہزار میل دائیں اور ساڑھے بارہ ہزار میل بائیں پھر سکتے ہیں۔ لیکن وہ سڑک جو منزل مقصود تک پہنچانے والی ہوتی ہے۔ وہ اس کے مقابلہ میں بہت ہی چھوٹی ہے۔ یہ تو ظاہری سڑکوں کا حال ہے۔ جو چوڑی بنائی جایا کرتی ہیں۔ مگر روحانی سڑک تو بہت زیادہ باریک ہوتی ہے ؂

میں اس وقت اس پل صراط میں سے ایک چیز کو لیتا ہوں جو ان دنوں میرے قلب پر خاص طور پر اثر کر رہی ہے۔ اور وہ

جرأت اور بہادری

ہے۔ جرأت اور بہادری کا معاملہ بھی نہایت نازک ہے اگر کوئی کسی سے یہ کہتا ہے۔ کہ میں تجھ سے سمجھ لونگا۔ تیرے ساتھ یوں کرونگا۔ ووں کردونگا۔ تو یہ فقرہ

اسلام میں جائز نہیں

ایک ادنیٰ سے ادنیٰ حیثیت کا انسان مثلاً ایک چوہڑا بھی اگر ایک مسلمان بادشاہ سے کہے۔ کہ میں تمہارے ساتھ یُوں کروں گا۔ ووں کروں گا۔ تو وُہ مسلمان بادشاہ اس کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ مسلمان ہے۔ اور اس کا

خُدا پر ایمان

ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان بادشاہ ہو کر ایک چوہڑے سے بھی کہے۔ کہ میں تجھ سے سمجھ لُوں گا۔ تو ایسا کہنے پر وُہ اسلام سے دُور جا پڑے گا۔ پس اسلام سے دُور ہو کر ایک چوہڑا بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ مَیں یوں کروں گا۔ لیکن اسلام کے اندر رہ کر ایک بادشاہ بھی ایسی دھمکی نہیں دے سکتا۔ اور اگر وُہ ایسا کرے گا۔ تو اپنی

ایمانی کمزوری

کو ظاہر کرنے والا ہوگا ؂

آج کل قومیں ایک دوسرے کو دھمکا رہی ہیں دھمکی بعض اوقات تو حقیقی ہوتی ہے۔ جیسے ایک آدمی کسی بچے سے کہے۔ کہ میں تم کو تھپڑ ماروں گا۔ اور وُہ ایسا کر بھی سکتا ہو۔ اور بعض اوقات بے حقیقت اور جھوٹی ہوتی ہے۔ جیسے ایک بچہ کسی بڑے آدمی سے کہے۔ کہ میں تم کو ماروں گا۔ یہ جھوٹ ہوگا۔ کیونکہ وُہ ایسا نہیں کرسکتا۔ یا جیسے ایک طاقت رکھنے والا آدمی کسی برابر طاقت والے آدمی کو مارنے کی دھمکی دے لیکن اس کا مقصد ہاتھ اٹھانا نہ ہو۔ تو یہ فریب ہوگا ؂

ان

تینوں صُورتوں میں

سے مُسلمان اگر ایک بھی اختیار کرتا ہے۔ تو وُہ اپنے ایمان کو چھوڑتا۔ اور ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام نے ہمیں یہ سکھلایا ہے۔ کہ ہم اپنی طاقت سے کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ سب کچھ خُدا ہی کرتا ہے۔ پس اگر کوئی مُسلمان اپنی طاقت کے گھمنڈ میں ایسا کرتا ہے۔ تو غلطی کرتا ہے۔ کیونکہ اس طرح وُہ

خُدا کے احسان کی ناقدری

کرتا ہے۔ اور اس بات کو بھول جاتا ہے۔ کہ یہ اُسی کی عطا کردہ چیز ہے۔ جس کو وُہ اپنی طرف منسُوب کر رہا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے کوئی آقا اپنے نوکر کو کسی کی مدد کیلئے کچھ دے۔ تو غلام جا کر کہے۔ کہ یہ میں اپنی طرف سے دے رہا ہوں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر وُہ ایسا کرے۔ تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ اور وُہ جھوٹ بول رہا ہوگا۔ بہرحال ایسا دعویٰ دو صورتوں سے خالی نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسا دعوےٰ کرنے والے میں طاقت نہیں۔ اور باوجود اس کے وُہ دعوےٰ کرتا ہے۔ تو وُہ جھوٹا ہوگا اور اگر اسے خدا تعالےٰ نے اس کی طاقت دی ہے۔ اور وُہ اسے اپنی طرف منسُوب کرکے یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کا ناشکرا ہے۔ اور ان صورتوں کے مقابل پر ایک صورت یہ ہے۔ کہ انسان دوسرے سے دب کر بالکل بیٹھ جائے۔ لیکن یہ بُزدلی ہے۔ جس کو اسلام جائز نہیں قرار دیتا۔

بُزدل انسان

ترقی نہیں کرسکتا۔ یہ وُہ چیز ہے۔ کہ اگر کوئی بادشاہ ہو کر بھی اسے اپنے اندر پیدا کرے۔ تو اس کی بادشاہت جاتی رہے گی۔ اور بُزدلی توکل کے بھی خلاف ہے۔ مومن کے لئے قوموں کے مقابلہ میں پل صراط پر سے گزرنا ہے۔ جس سے ادھر اُدھر ہونا برباد کرنے والا ہوگا۔ آج بعض لوگ

ہمیں بھی دھمکی

دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم تم کو کچل ڈالیں گے۔ اگر ہم بھی اس کے جواب میں یہی کہیں تو یہ ایک جھوٹ اور فریب ہوگا۔ اور

خُدا کے فضلوں سے انکار۔ اور اگر ہم ڈر جائیں۔ اور کچھ بھی نہ کہیں تو یہ بُزدلی ہو گی۔ ابھی تھوڑے دنوں کا واقعہ ہے۔ کہ

احرار کے لیڈروں میں سے ایک لیڈر

نے جو اپنے جذبات پر قابُو نہیں رکھ سکتے تھے۔ ایک مجلس میں جو مُسلم کے لئے منعقد ہوئی تھی۔ کہہ دیا۔ کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ہم احمدیوں کو کچل ڈالیں گے۔ اب انسانی لحاظ سے ہم ان سے کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم تم کو کچل ڈالیں گے۔ اور اگر زیادہ نرمی اختیار کرتے۔ تو کہہ دیتے۔ کہ کچل کر تو دیکھو۔ تیسری حالت ڈر جانا تھی۔ کہ نہ معلوم کیا ہو گا۔ خدا جانے وُہ کیا کر دیں گے۔ وُہ اتنی بڑی تعداد میں ہیں۔ اور ہم قلیل ہیں۔ لیکن

صحیح بات

وُہی ہے۔ جو میں نے کہہ دی۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اگر یہ بندوں کی تحریک ہے۔ تو ضرور کچلی جائے گی۔ اور اگر

خُدا کی تحریک

ہے۔ تو ہم کو کیا ڈر ہے؟۔ وُہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا

عبدالمطلب کا واقعہ

بھی اسی قسم کا ہے۔ جب ابرہہ بادشاہ نے مکہ پر حملہ کیا اور چاہا۔ کہ خانہ کعبہ کو مسمار کر دے۔ تو اس نے ان پر احسان رکھنے کے لئے چاہا۔ کہ پہلے ان کو گفتگو کرنے کا موقعہ دے۔ اس پر اس نے مکہ والوں کو کہا۔ کہ اپنا کوئی بڑا آدمی میرے پاس بھیجو۔ تب مکہ والوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کو اس کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اس سے گفتگو کی۔ جس کا اس پر بہت اثر ہوُا۔ اور اس نے اپنے دل میں خیال کیا۔ کہ یہ بڑے سمجھدار معلوم ہوتے ہیں۔ ان سے

اچھا سلوک

کرنا چاہیئے۔ اس ارادہ سے اس نے ان سے پوچھا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ کے آدمیوں نے میرے

سَو اونٹ

پکڑ لئے ہیں۔ وُہ واپس دلا دیجے۔ یہ سُنکر اس کی طبیعت پر بہت بُرا اثر ہوُا۔ اور وُہ تمام اچھا اثر جو پہلے گفتگو کرنے سے اس پر ہوُا تھا۔ زائل ہو گیا۔ اس نے کہا۔ کہ میں آپ کو عقلمند سمجھتا تھا۔ اور امید کرتا تھا۔ کہ آپ کوئی بڑی چیز طلب کرینگے اور میں چاہتا تھا۔ کہ میں آپ کو وُہ دے بھی دُوں۔ لیکن آپ نے کیا مانگا۔ نہ مکہ کی حفاظت نہ خانہ کعبہ کا بچاؤ۔ بلکہ صرف اپنے اونٹ مانگے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا نے کہا۔ میں نے سوچ سمجھ کر جواب دیا ہے۔ یہ میرے اونٹ ہیں۔ جن کی میرے نزدیک تو کیا قیمت ہو گی۔ ایک معمولی حیثیت کا عرب بھی کتنے ہی اونٹ ایک موقعہ پر ذبح کر دیتا ہے۔ جب مجھ کو اپنی ایسی معمولی چیز کی

حفاظت کا خیال

ہے۔ تو کیا خدا تعالےٰ اپنے گھر کی جو اس کی بہت ہی پیاری چیز ہے۔ خود حفاظت نہ کرے گا۔

آج کل دُنیا ایک دُوسرے کو کچلنا چاہتی ہے۔ لیکن ایسا کرتے وقت یا تو وُہ تکبّر کی حالت میں گزر رہی ہوتی ہے۔ یا بُزدلی کی حالت میں۔ دیکھو

سِکھ

جو پنجاب میں گیارہ بارہ لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اس وقت کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر مسلمانوں کو اُن کے حقوق دیئے گئے۔ تو ہم ملک کو برباد کر دیں گے۔ اس پر ایک طرف بعض مسلمان تو تھرا رہے ہیں۔ کہ خبر نہیں۔ کیا ہو جائے گا۔ اور سکھ کیا کر دیں گے۔ اور دوسری طرف بعض اور ہیں۔ جو بالمقابل اسی قسم کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ دیکھو جو

خُدا کی طاقت

کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ وُہ غلطی کرتا ہے۔ اور ایسا شخص جلد تباہ ہو گا۔ اور اپنی تباہی کا آپ ہی موجب ہو گا۔ اس کی تباہی انسان کے ہاتھ سے نہیں۔ بلکہ خُدا کے ہاتھ سے ہو گی۔ اگرچہ

ہندُوؤں اور سکھّوں کی دھمکیاں

بھی جائے تعجب ہیں۔ تاہم وُہ انہیں عمل میں لانے کے لئے بھی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن مُسلمان

خالی دھمکیاں

دیتے ہیں۔ اور کرتے کچھ بھی نہیں۔

کشمیر کی تحریک

ہی کو دیکھ لو۔ شروع شروع میں کس زور شور سے اٹھی تھی۔ تمام ملک میں ایک آگ سی لگ گئی تھی۔ لیکن اب جب کہ مسلمانانِ کشمیر کو حقوق ملنے کا وقت آیا ہے۔ سب خاموش ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ جو پہلے شور مچا رہے تھے۔ اور دھمکیاں دیتے تھے۔ کہ ہم ہندوستان سے انگریزوں کو بھی نکال دینگے۔ وُہ اب

اعتدال پسند لیڈروں سے درخواستیں

کر رہے ہیں۔ کہ وُہ آگے کیوں نہیں آتے۔ اور کیوں احرار کے لیڈروں کو جیلوں سے باہر نہیں نکلواتے۔ ماڈریٹ تو ان کے نزدیک بُزدل تھے۔ بزدل بھلا انہیں کیسے باہر نکال سکتے ہیں۔ اگر

مومنانہ شیوہ

اختیار کرتے۔ اور خدا تعالےٰ پر توکل کرتے۔ تو خدا تعالےٰ خود ہی ان کی طرف سے ان کے بدخواہوں کو دھمکی دیتا۔ اور خود ہی اسے پُورا کر کے دکھاتا۔ مومن کا کام صرف کوشش کرنا ہے۔ دھمکی دینا خُدا کا کام ہے۔ اگر یہ بات مُسلمانوں میں پیدا ہو جاتی۔ تو دوسری قوموں کو ہرگز جُرأت نہ ہوتی۔ کہ وُہ مُسلمانوں کو دھمکی دیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله۔ یعنی اگر

خُدا تعالےٰ کی نصرت

شامل حال ہو۔ تو چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ مردم شماری کی جائے۔ جب کرائی گئی تو مُسلمان سات سو نکلے۔ اس پر صحابہ نے کہا۔ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب جب کہ ہم سات سو ہو گئے ہیں۔ کیا اب بھی ہم کو کوئی تباہ کر سکتا ہے۔ یا تو وُہ وقت تھا۔ اور یا اب یہ وقت ہے۔ کہ

مُسلمان تو کروڑ ہیں

اور ڈر رہے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے اس بات کا۔ کہ مسلمانوں میں خالی دھمکیاں ہی رہ گئی ہیں۔ اور ان خالی دھمکیوں اور نرے دعووں نے

مُسلمانوں کے اندر بُزدلی

پیدا کر دی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ جو گرجتے ہیں۔ وُہ برستے نہیں۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے اندر بھی یہ مرض پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وُہ گرجتے بہت ہیں۔ لیکن برستے کم ہیں۔ وُہ جھاگ کی طرح اُٹھتے ہیں۔ اور جھاگ کی طرح ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھے۔ مٹانے والا بھی خُدا ہے۔ اور بڑھانے والا بھی خدا ہی ہے۔ جس کو وُہ چاہتا ہے۔ مٹاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے۔ بڑھاتا ہے۔

دُنیا میں اس بات کی

بہت سی مثالیں

ملتی ہیں۔ کہ ایک قوم دُوسری قوم کو مٹانا چاہتی ہے لیکن جب تک خدا تعالےٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہو۔ کوئی قوم کسی قوم کو ہرگز مٹا نہیں سکتی۔ ترکوں کو مٹانے کی تمام مغربی طاقتوں نے کوشش کی۔ مگر وُہ انہیں مٹا نہ سکیں۔ کیونکہ الٰہی منشاء انہیں باقی رکھنے کا تھا۔ یورپ کی طاقتوں نے ترکوں کے علاقے کو بانٹ لیا۔ مگر پھر بھی

تُرک قائم رہے

مسٹر ولسن نے ترکوں کو اپنے چودہ نقاط میں نہ رکھا۔ مگر پھر بھی وہ جیت گئے۔ ناتواں ترکوں کو لوگوں نے مٹانا چاہا۔ مگر خُدا نے نہ چاہا۔ کہ وہ مٹیں۔

غرض مادی دنیا میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں اور دین میں تو ایسی سینکڑوں نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں مثالیں موجود ہیں دنیا نے

ہر ایک مامور اور ہر ایک رسول

کو مٹانا چاہا لیکن خدا تعالےٰ نے انہیں رکھنا چاہتا تھا لہٰذا وہ رہے۔ اور دنیا کے لوگ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔ پس میں

اپنے دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ حقیقی بہادر بننے کی کوشش کریں اور دنیا کی دھمکیوں سے نہ ڈریں۔ کیونکہ اسلام یہی حکم دیتا ہے بعض لوگ دھمکیاں دینے والوں سے بہت ڈرتے ہیں ایسے لوگوں پر مجھے ہنسی آیا کرتی ہے۔ ایک دفعہ

حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے زمانہ میں

میں نے ایک مضمون لکھا۔ جس پر ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار ناراض ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ میں ایک ہی جنبش قلم سے سو سو میل تک کے احمدیوں کو مٹا ڈالونگا۔ یہ پہلا موقعہ تھا

مسٹر ظفر علی خاں

میری مخالفت پر اتر آئے۔ ہمارے ایک دوست ان کی اسی بات سے ایسے گھبرائے۔ کہ لاہور سے بھاگے بھاگے آئے اور آکر مجھے کہنے لگے۔ یہ آپ نے کیا غضب کر دیا۔ میں نے کہا کہ کیا ہوا۔ کہنے لگے۔ آپ نے ایک ایسا مضمون لکھ دیا ہے جس پر مسٹر ظفر علی خاں سخت ناراض ہو گئے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ میں

ایک جنبش قلم سے

سو سو میل تک کے احمدیوں کو مٹا ڈالونگا میں نے ہنس کر کہا۔ کہ ظفر علی خاں کیا چیز ہے کہ احمدیت کو مٹائے۔ اسکی اپنی گردن خدا کے ہاتھ میں ہے چنانچہ تھوڑے ہی دن گذرے تھے۔ کہ ان سے ضمانت لی گئی پھر وہ ضبط ہو گئی۔ اس کے بعد پریس رک گیا۔ اور جلدی ہی اخبار بند ہو گیا۔ غرض کئی لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں اور مخالفوں کی جھوٹی دھمکیوں سے ڈر جاتے ہیں لیکن

مومن کو

ساری دنیا کی دھمکیوں سے بھی نہیں ڈرنا چاہئیے۔ اور اسکے دل میں کبھی یہ خیال بھی پیدا نہ ہونا چاہئیے۔ کہ کوئی قوم مجھ کو مٹا سکتی ہے ہاں اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اسکی زبان

تکبر اور خود پسندی

کے دعووں سے ملبوث نہ ہو۔ اپنی زبان سے مت کہے کہ میں کسی کو مٹا ڈالونگا۔ مٹانا خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ذلیل آدمی اٹھتے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ہمایوں جب پٹھانوں کو شکست دیکر اپنے لشکر کے ساتھ واپس آ رہا تھا تو وہ اپنی فتح پر بہت نازاں تھا اور بعض تو کہتے ہیں کہ اس وقت اس نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اب خدا کو بھی اس لشکر کے مٹانے میں کچھ دیر ہی لگیگی۔ لیکن ابھی وہ اپنے مقام سے ہلا بھی نہ تھا۔ کہ پٹھانوں نے ایسا حملہ کیا کہ جان بچانی مشکل ہو گئی اور اس واقعہ کو تو بچے بھی جانتے ہیں کہ کس طرح ایک سقہ نے اس کی جان بچائی۔ یا تو تھوڑی دیر پہلے

ہندوستان کا فاتح

تھا یا اب یہ حالت ہو گئی کہ جان بچا کر ہندوستان سے اس کو بھاگنا پڑا۔ غرض محض بڑائی اور تکبر کوئی چیز نہیں۔ ہم نے بڑے بڑے خود پسندوں کو دیکھا ہے۔ جن کی آخری حالت کے تصور سے رونا آتا ہے

نپولین

نے معمولی حیثیت سے ترقی کی۔ وہ ایک ایسے جزیرہ کا رہنے والا تھا۔ جو اسی طرح فرانسیسیوں کے ماتحت تھا۔ جس طرح ہندوستان آج کل انگریزوں کے ماتحت ہے۔ جن دنوں وہ سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ لڑکے اس پر ہنسا کرتے تھے۔ اور اس کو small corsican (یا چھوٹا کارسیکن) کر کے پکارا کرتے تھے کیونکہ اس کا قد چھوٹا تھا اور صحت بھی معمولی ہی تھی۔ مگر وہی بچہ جوانی کی عمر میں بغیر کسی سابقہ تجربہ کے بہت جلد اور بہت بڑی آسانی کے ساتھ بادشاہ ہو گیا اس کے بعد وہ جلدی ہی غلام ہو کر مرا اس کی ترقی بھی غیر معمولی تھی اور اس کا تنزل بھی غیر معمولی تھا اگر ابتدائی عمر میں اس کو کوئی کہتا۔ کہ تو بادشاہ بن جائیگا تو وہ کس طرح یقین کر سکتا تھا۔ یا وہ جب بادشاہ تھا اس وقت کوئی کہتا کہ تو غلام بن جائیگا۔ تو اس کو کیسے اعتبار آ سکتا تھا۔

پس

مومن کو چاہئیے

کہ ایک طرف تو ایسے مضبوط ایمان والا ہو کہ کسی سے نہ ڈرے اور نہ یہ سمجھے کہ میں اکیلا ہوں۔ اور دوسری طرف طاقت حاصل ہونے پر اسے غرور بھی نہ ہو۔ اگر دشمن کے مقابلہ میں ہم محض اپنے غصہ ہی کو نکالیں اور برسے دھمکی دیکر رہ جائیں تو اس سے کیا فائدہ۔ ہماری دھمکی سے دشمن مٹ نہ مٹے گا۔ مگر ہم بے جا فخر کی وجہ سے ضرور مٹ جائینگے کیونکہ اس طرح ہم خدا کو چھوڑنے والے ہونگے۔ غرض ایک طرف جھوٹے دعووں اور "غافل" باتوں سے مومن کو بچنا چاہئیے اور دوسری طرف بزدلی کو بھی پاس نہ آنے دینا چاہئیے۔ کیونکہ بزدل انسان کامیابی کی جنت کو نہیں پا سکتا۔ سچی بہادری ہی اپنے پیچھے

فتح و نصرت کی جنت

لاتی ہے۔ اور یہی پل صراط ہے جس پر سے ہر ایک کو گذرنا پڑیگا پس دشمن کے ساتھ مقابلہ کرتے وقت نہ تو اپنی طرف سے دعوے کرنے چاہئیں۔ کہ ہم یوں کر دینگے ووں کر دینگے اور نہ ہی بزدلی دکھانی چاہئیے ورنہ اس کے نتیجہ میں تکلیف اٹھانی پڑیگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

ایک ہندو مجسٹریٹ

دوران مقدمہ میں بہت دکھ دیا کرتا تھا۔ اور بعض آریوں نے اسے بڑھایا تھا۔ کہ وہ آپ کو ضرور سزا دے۔ ایک شریف ہندو نے ہمارے ایک دوست کو بتایا کہ ہماری قوم میں ایسا سمجھا جاتا ہے اس کی اطلاع مرزا صاحب کو کر دی جائے۔ میں نے خود تو نہیں دیکھا۔ لیکن جس دوست نے دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب خواجہ کمال الدین صاحب یا کسی اور صاحب نے اس بات کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا اور بڑی گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ تو اس وقت آپ لیٹے ہوئے تھے حضور اس بات کو سنتے ہی فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ کیا

خدا کے شیر پر

کوئی ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ اس واقعہ کے جلدی ہی بعد ایک مجسٹریٹ تو تنزل پا کر بدلا گیا۔ اور دوسرا اس کی جگہ آیا۔ اس نے بھی شرارت کرنی چاہی تب اس کے نوجوان بچے مر گئے۔ اس کے بعد جب کبھی یہ مجسٹریٹ احمدیوں میں سے کسی سے ملتا۔ تو کہتا کہ مجھ پر تو یونہی شبہ کیا گیا تھا۔ میرا ارادہ تو مرزا صاحب کو تکلیف دینے کا نہ تھا۔ ان میں سے ایک مجسٹریٹ حضرت صاحب کو اس قدر تنگ کیا کرتا تھا کہ دوران شہادت میں آپ کو پانی تک پینے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ غرض وہ دونوں تباہ ہو گئے

پس چاہئیے کہ

مومن نہ بزدل بنے اور نہ متکبر

ان دونوں چیزوں کے درمیان ہی پل صراط ہے جس پر سے ہر ایک مومن کو گذرنا پڑتا ہے۔ اور جس کے بغیر وہ کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ ہاں دوسروں کو شاید حاصل ہو جائے چاہئیے کہ مومن میں انکسار ہو تو اتنا کہ اس سے بڑھ کر کوئی منکسر نہ ہو اور جرأت ہو تو اس قدر کہ یوں معلوم ہو کہ اس سے زیادہ کوئی دلیر نہیں تبھی ایمان بھی کامل ہوتا ہے اور اسی صورت میں سچی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

نظارتوں کے اعلانات

تبلیغی تنظیم ضلع مظفر گڑھ

۲۴ جولائی بعد نماز مغرب نمائندگان ضلع مظفر گڑھ کا ایک غیر معمولی اجلاس ضلع مظفر گڑھ کی تبلیغی تنظیم کے لئے زیر صدارت مہتمم صاحب تبلیغ علاقہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل اصحاب کا باتفاق انتخاب ہوا۔

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع مظفر گڑھ۔ راجہ لال خانصاحب

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل علی پور۔ مہر اللہ یار صاحب

(۳) انسپکٹر تبلیغ تحصیل مظفر گڑھ۔ میاں غلام احمد صاحب

یہ انتخاب منظور ہے۔ عملاً کام شروع کیا جائے۔ نائب مہتمم صاحب تبلیغ اپنے ضلع میں تبلیغ کرانے اور کرانے کے ذمہ دار ہونگے۔ اور انسپکٹران تبلیغ اپنی اپنی تحصیل کے اندر تبلیغ کرانے کے ذمہ دار ہونگے۔

کام کی ماہواری رپورٹ بھجوانے کے ذمہ دار نائب مہتمم صاحب تبلیغ ہونگے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تبلیغی رپورٹ ماہ مئی و جون ۱۹۳۲ء علاقہ فیروزپور

ضلع فیروزپور کی اس تبلیغی رپورٹ کو بطور نمونہ شائع کیا جا رہا ہے۔ دوسرے اضلاع کے نائب مہتممان تبلیغ کو بھی چاہیئے کہ وہ اس کے مطابق اپنے تبلیغی کام کی رپورٹ ماہوار مرتب کر کے بھجوایا کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

تبلیغی لحاظ سے یہ علاقہ نہایت وسیع ہے اور مندرجہ ذیل تحصیلات پر مشتمل ہے فیروزپور۔ زیرہ۔ موگہ۔ مکتسر فاضلکا۔ قصور تحصیل لاہور میں سے مواضعات لدھیکے نیویں لدھیکے اوینچے۔ اس کے علاوہ ریاستہائے فریدکوٹ و پھول اور ریاستہائے نابھہ و جیند کے وہ حصص جو ضلع فیروزپور کے ماتحت ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس علاقہ کی تنظیم کی گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر انجمنوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ ان کی تفصیلی رپورٹ ذیل میں درج کیجاتی ہے

تحصیل فیروزپور

اس تحصیل میں فیروزپور شہر اور چھاؤنی میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس تحصیل کے انسپکٹر تبلیغ بابو محمد عالمگیر صاحب رہے جنہوں نے کام خوب سرگرمی اور محنت سے کیا۔

شہر فیروزپور۔ اس تحصیل کی مرکزی جماعت ہے عرصہ زیر رپورٹ میں اس کے سیکرٹری شیخ محمد حسن صاحب رہے اس جماعت میں ۱۲ انصار اللہ ہیں ۶ گاؤں میں باقاعدہ طور پر تبلیغ کی گئی ایک گاؤں موضع قدیم میں باقاعدہ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابھی انتظام کیا گیا اس جماعت کے انصار اللہ میں سے خاص طور پر قابل ذکر بابو محمد شریف خانصاحب ہیں۔ آپ موضع بھور سے میں جوکہ شہر فیروزپور سے قریباً دس میل پر واقع ہے ہر اتوار جا کر تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کی خواہش پر آپ نے ایک پادری صاحب سے الوہیت مسیح پر گفتگو بھی کی۔ باقی انصار اللہ بھی جوش کے ساتھ مصروف ہیں۔

شہر میں انصار اللہ کے چھ تعلیمی اجلاس اور دو پبلک جلسے ہوئے تقاریر کا مضمون ختم نبوت تھا۔ غیر احمدی قلیل تعداد میں شریک ہوتے رہے۔

چھاؤنی فیروزپور۔ یہ جماعت قریباً دس افراد پر مشتمل ہے تبلیغی لحاظ سے ابھی ابتدائی حالت میں ہے اور کام باقاعدہ طور پر شروع نہیں ہوا اس جماعت کے سکرٹری ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ہیں ایک دوست خان محمد صاحب نئے ہی سلسلہ میں شامل ہوئے ہیں۔

تحصیل موگہ

اس تحصیل میں موگہ اور سکھانند میں دو جماعتیں ہیں انسپکٹر تبلیغ شیخ لعل محمد صاحب سوداگر چرم ہیں موگہ اس تحصیل کی مرکزی جماعت ہے اس جماعت کے سکرٹری تبلیغ شیخ محمد یعقوب صاحب ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں تین دفعہ اس جماعت کا دورہ کیا گیا۔

تحصیل زیرہ

اس تحصیل میں مندرجہ ذیل جگہوں پر جماعتیں قائم ہیں:۔ زیرہ۔ ملانوالہ۔ سلے ونڈ۔ ملسیاں۔ اس تحصیل کے انسپکٹر تبلیغ منشی فیض محمد صاحب ہیں اس جماعت کا دو دفعہ دورہ کیا جا چکا ہے۔ اکثر احباب تبلیغ میں چستی کے ساتھ مصروف ہیں۔

زیرہ اس تحصیل کی مرکزی جماعت ہے اس جماعت کے سکرٹری تبلیغ مولوی اللہ بخش صاحب ہیں۔ مولوی صاحب کا ایک شخص چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بلیڈر کے ساتھ مناظرہ ہوا جو قریباً تین گھنٹہ تک جاری رہا مضمون وفات مسیح تھا

تحصیل مکتسر و فاضلکا

ان ہر دو تحصیلوں میں دو دو افراد اپنے طور پر تبلیغ کر رہے ہیں

ریاست فریدکوٹ

یہاں قریباً ۸ دوست احمدی ہیں سیکرٹری تبلیغ مستری محمد حسین صاحب ہیں

کوٹ کپورہ و ملّن یہ جماعت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس جماعت کے سیکرٹری چوہدری امام الدین صاحب ہیں جو کہ ایک نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ تبلیغ میں اس جماعت کے تقریباً سب افراد جوش کے ساتھ کوشاں ہیں۔ کوٹ کپورہ سے قریباً دس میل کے فاصلہ پر موضع ملن میں مولوی نور الدین صاحب اور دو کس اور نئے داخل سلسلہ ہو چکے ہیں جو اس جماعت کے ساتھ ملحق ہے۔

تحصیل قصور

یہ تحصیل جماعت احمدیہ قصور۔ کھیم کرن۔ لدھیکے نیویں للیانی اور پٹی پر مشتمل ہے۔ اس تحصیل کے انسپکٹر مولوی عبد القادر صاحب ہیں قصور کے سیکرٹری مولوی اقبال الدین صاحب مولوی فاضل ہیں کھیم کرن کے سیکرٹری مولوی محمد اسحٰق صاحب ہیں اس جماعت کی تنظیم مکمل ہو چکی ہے۔ دس اصحاب انصار اللہ کی تحریک میں شریک ہوئے

لدھیکے نیویں۔ للیانی۔ پٹی کی جماعتیں ابھی تبلیغ کے لحاظ سے ابتدائی مراحل طے کر رہی ہیں

اگرچہ ضلع میں باقاعدہ طور پر کام شروع ہو چکا ہے مگر چونکہ ابھی تک انسپکٹران تبلیغ کو اپنی اپنی تحصیل کی رپورٹ بھیجنے کی عادت نہیں۔ اس لئے یہ رپورٹ نامکمل حالت میں ہے

اس ضلع میں ۲۶ اخبار الفضل آتے ہیں۔ شہر فیروزپور میں ایجنسی قائم ہے۔ اور نائب مہتمم و انسپکٹران تبلیغ سلسلہ کے اخبارات اور رسالہ جات کی ترقی اشاعت کی تحریک بھی جاری رکھتے ہیں۔

شہر فیروزپور میں ایک لائبریری بھی ہے جس میں مندرجہ ذیل اخبارات منگوائے جاتے ہیں۔ الفضل۔ انقلاب۔ پرتاب۔ سن رائز۔ ریویو آف ریلیجنز اردو

نائب مہتمم تبلیغ ضلع فیروزپور

ضروری اعلان

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے میاں احمد الدین صاحب زرگر قادیانی اضلاع لائلپور۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور منٹگمری میں کشمیر کی بیواؤں۔ یتیموں۔ اور غرباء و مساکین کی امداد کے لئے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ ان اضلاع کے احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کو ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے چندہ ادا کرنا چاہیئے خصوصاً احمدیوں کو فراہمی چندہ کشمیر فنڈ میں ان کی مدد کرنا ضروری ہے۔ تا یہ کام حضرت اقدس کی منشار کے ماتحت ہو جائے۔ ماہ جولائی میں میاں احمد الدین صاحب نے ۔/۹۲۱ کی رقم اپنے دورہ میں دوسرے مسلمانوں سے وصول فرمائی ہے۔ دوسرے احباب

حضرت مولوی سیّد غلام محمد صاحب رضؓ مہاجر کے مختصر حالاتِ زندگی

افغانستان کے کسی احمدی کے مفصل حالات کا ایک یا دو صفحہ میں آنا چونکہ ممکن نہیں اس لئے نہایت اختصار کے ساتھ مولوی سید غلام محمد صاحب مرحوم کے بعض حالات لکھے جاتے ہیں۔

آپ کے والد صاحب کا نام دین محمد تھا آپ سادات کے ایک معزز اور اہل علم خاندان میں سے تھے۔ افغانستان کی قوم جاجی میں رہتے تھے جہاں آپ کی کافی جاگیر ہے۔ قادیان کے اکثر احمدی آپ کی شخصیت سے واقف ہو گئے۔ آپ کا قد لمبا بدن درمیانہ مگر دبلا چہرہ سفید زردی مایل ناک اونچی پیشانی وسیع ڈاڑھی گول خوبصورت۔ بالوں میں کچھ سفید آگئے تھے۔ کمزور اور لاغر ہونے کی وجہ سے پیٹھ جھکنے لگ گئی تھی۔ متقی۔ حلیم الطبع۔ پاکیزہ اخلاق والے تھے۔ وضع میں وقار اور متانت تھی جب بولتے تو نرمی اور سنجیدگی سے۔ آپ نے بچپن ہی سے میرے والد صاحب (حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید) کی صحبت اختیار کی۔ اور آپ ہی کے سایۂ عاطفت میں پرورش پاکر آپ سے پڑھنے کا موقع بھی ملا تھا ابھی آپ کی تحصیل مکمل نہیں ہوئی تھی کہ والد صاحب کی شہادت کا واقعہ رونما ہوا۔ اب حالت یکدم پلٹ گئی اور احمدیت کے مخالفین تکلیفیں دینی شروع کیں مولوی غلام محمد صاحب پر بھی اس کا اثر ضرور پڑا تعلیم آپ کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اجین کی وجہ سے آپ کو پھر مطالعہ کتب کی فرصت نہ ملی تاہم اپنی خداداد قابلیت اور ذہانت کی بناء پر آپ علوم کے باریک باریک مسایل کو بھی سمجھتے تھے۔ آپ میرے والد صاحب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا تردد قبول کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس کے بعد قادیان آکر حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کر کے آپ کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کو اپنے ملک میں احمدی ہونے کی وجہ سے بڑی تکلیفیں جھیلنی پڑیں۔ غیر احمدی مولوی صاحبان ثواب دارین سمجھ کر ہمیشہ حکومت سے آپ کے پکڑوانے میں مصروف رہتے۔ جب آپ کی گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا تو آپ ظلم سے بچنے کے لئے اصحاب کہف کی طرح ایک مدت تک مختلف گوشوں میں پناہ لیتے اور ساتھ ساتھ تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔ مخالف مولویوں پر آپ کا اتنا رعب تھا کہ کسی کو آپ سے بحث کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اور آپ کو احمدیت کے نام سے اس قدر شہرت ہو گئی تھی کہ غالباً آپ کے ملک کے بچہ بچہ کے کان میں "مولوی غلام محمد قادیانی" کا لفظ ابھی تک گونج رہا ہوگا۔ آپ کے ذریعہ بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں آپ کے والد صاحب مرحوم اور آپ کے بھائی اور خاندان کے اکثر قریبی رشتہ دار احمدی ہیں آپ کو افغانستان کی حکومت نے احمدیت کی وجہ سے چند دفعہ گرفتار بھی کیا۔ ایک دفعہ آپ کا کوئی دشمن آپ کے گھر میں سے ایک کاپی جس میں آپ نے والد صاحب کے بعض قصائد اور ضروری علمی باتیں نوٹ کی ہوئی تھیں چرا کر قاضی کے پاس لے گیا قاضی احمدیت کا بڑا مخالف اور احمدیوں کے ستانے میں ہمیشہ کوشاں رہتا تھا اس نے آپ کو بلوا کر نہایت بے رحمی سے پٹوایا اور کچھ مدت سخت قید میں رکھا جب معاملہ حاکم کے پاس گیا جو زیادہ متعصب نہیں تھا تو آپ کی حالت پر رحم کر کے آپ کو چھوڑ دیا گیا۔ ایک دفعہ پھر جب کابل سے احمدیوں کی گرفتاری کا حکم آنے پر اکثر احمدی پکڑے گئے۔ جنہیں نہایت دردناک طریقوں سے مارنے پیٹنے اور گدھوں پر چڑھانے وغیرہ کے بعد جیل میں ڈالا گیا تو ان میں سے بعض نہایت قابل قدر ہستیاں قید ہی کی حالت میں پیوند خاک ہو گئیں۔ جو چھوٹ گئے وہ بھی کافی مقدار جرمانہ ادا کرنے کے بعد۔ حضرت مولوی غلام محمد صاحب کو بھی گرفتار کرنے کا حکم تھا۔ لیکن اتفاق سے آپ اس وقت کہیں سفر پر تھے۔ اپنے گھر آتے وقت جب آپ کو اپنی گرفتاری کے متعلق علم ہوا تو آپ نے انگریزی علاقہ میں چلے آنے کا ارادہ کر لیا اور خوست کے راستہ سے انگریزی علاقہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ فرمایا کرتے تھے ہمارے ملک اور خوست کے درمیان میں جو ایک تھانہ واقع ہے جب اس کی حد سے گزرا تو راستے میں دو مولوی جن کو میں نے پہلے کبھی دیکھا تھا اور وہ بھی مجھ کو پہچانتے تھے سامنے سے گذرے۔ آخر جب میں کچھ اور دور گیا تو چونکہ میں سخت تھکا ہوا تھا اور بخار بھی تھا اس لئے آرام کرنے کی خاطر راستے سے ہٹ کر ایک درخت کے نیچے سو گیا۔ تھوڑی سی غنودگی کے بعد جب آنکھ کھلی۔ تو دیکھا کہ دو سپاہی بندوقیں شانوں پر رکھے میرے سر پر کھڑے ہیں وہ مجھے کہنے لگے "قادیانی تو سارے گرفتار ہو چکے ہیں تم بھی تو قادیانی ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھاگے جا رہے ہو" وہ مجھے پکڑ کر تھانہ دار کے پاس لے گئے۔ تھانہ دار نہایت شریف اور مردانہ طبیعت کا جوان تھا۔ مجھ پر نظر پڑتے ہی سپاہیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا تم اس بیچارے مسافر کو کیوں اور کس کے حکم سے تکلیف دے کر یہاں لائے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ ابھی دو مولوی یہاں سے گذرتے ہوئے ہمیں کہہ گئے ہیں کہ یہ شخص قادیانی ہے اور حکومت سے بھاگنا چاہتا ہے۔ تھانہ دار صاحب نے ان کو اور بھی ڈانٹا اور مجھے کہنے لگے کہ آپ صاحبزادہ صاحب کے شاگرد ہیں؟ میں نے کہا ہاں کہنے لگے آپ خاطر جمعی سے چلے جائیے کوئی شخص آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح صحیح و سالم انگریزی علاقہ میں پہنچا دیا۔ جس وقت افغانستان میں احمدیوں کی آزادی کا اعلان کیا گیا۔ تو آپ واپس وطن تشریف لے گئے یہ امان اللہ خاں کا زمانہ تھا مگر مولوی صاحبان کو ملک کی آزادی اور اپنی قوم کا امن میں رہنا کیسے گوارا ہو سکتا تھا۔ احمدیت کی مخالفت کی آگ شدت سے بھڑک اٹھی۔ چنانچہ بعض احمدی تو قید کر لئے گئے اور بعض شہید کئے گئے مولوی غلام محمد صاحب کا بھی وہاں رہنا مشکل ہو گیا آپ اہل و عیال کے بغیر قادیان ہجرت کر کے تشریف لے آئے۔ اور آخر تخمیناً پچپن سال کی عمر میں بمرض پیچش بتاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۳۳ء وفات پا کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقربین میں داخل کر کے اپنی رضامندی سے خوشنود فرمائے آمین۔ آپ ایک بیوی دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں چھوڑ گئے جو اپنے ملک میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا آپ ہی متکفل ہو۔ اور انہیں احمدیت میں استقامت کا نمونہ بننے کی توفیق بخشے۔

خاکسار سید ابوالحسن قدسی

ڈیرہ بابانانک ضلع گورداسپور میں جلسہ

ڈیرہ بابانانک ضلع گورداسپور میں ۲۳-۲۴-۲۵ اگست ۱۹۳۳ء کو جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ اس موقعہ پر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی علاقہ سیالکوٹ سے اور مہاشہ محمد عمر صاحب اپنے علاقہ جالندھر سے اور مولوی محمد سلیم صاحب فاضل قادیان سے جائیں گے۔ تمام انصار اللہ کو اس جلسہ کی کامیابی کے لئے پرزور جد و جہد کرنی چاہیئے۔ اور مندرجہ ذیل احباب خصوصیت سے

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی ثریا پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم

طبع ہفتم مصنفہ جناب شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی خان صاحب اس کتاب میں ہر مرض کے اسباب - علامات - ماہیت - اقسام تشخیص و انجام مرض وغیرہ لکھنے کے بعد علاج شافی یونانی و ڈاکٹری اور یورپ و امریکہ کی بہترین پیٹنٹ (patent) ادویات تحریر کیا ہے - حجم ہر دو حصہ ۲۳۰۰ صفحات قیمت بلا جلد ہر دو حصص دس روپیہ مجلد گیارہ روپیہ آٹھ آنے (رعایتی قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپے) علاوہ محصولڈاک

میٹریا میڈیکا مجربات ڈاکٹری

طبع چہارم اس کتاب میں تقریباً تین ہزار مفرد و مرکب ڈاکٹری ادویات کا بیان ہے نیز یورپ امریکہ کے نامور ڈاکٹروں کے مختلف امراض کے سات سو مجرب نسخہ جات درج ہیں قیمت جلد اول بلا جلد پانچ روپے چار آنے مجلد چھ روپے جلد دوم بلا جلد عہ مجلد عہ

مخزن مرکبات و معلم دواسازی

اس کتاب میں تمام جدید مرکبات کے صحیح منتخب و مستند نسخہ جات بمع ترکیب درج کئے گئے ہیں اور نیز ان کے فوائد و خواص و مقدار خوراک اور ترکیب استعمال بھی درج ہیں - اور کتاب کے آخر میں ضمیمہ علاج الامراض بھی دیا گیا ہے ضخامت ۸۰۰ صفحات قیمت بلا جلد دو روپے آٹھ آنے مجلد تین روپے

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات

اس کتاب میں تقریباً چودہ ہزار عربی فارسی کی قدیم و جدید طبی اصطلاحات درج ہیں علاوہ ازیں چھ ہزار انگریزی ڈاکٹری اصطلاحات ہیں - حجم ۱۱۰۰ صفحات قیمت بلا جلد پانچ روپے بارہ آنے مجلد چھ روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت مجلد عہ

ہیلومن اناٹومی و فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء

طبع سوم اس کتاب میں تشریح کے علاوہ اطبا یونانی و ڈاکٹری کے اکثر اختلافی مسائل پر بحث کی گئی ہے - حجم ۲۳۲ صفحات قیمت بلا جلد عہ مجلد عہ

تاریخ الاطباء

اس میں مشرق و مغرب کے متقدمین و متاخرین مشاہیر الاطباء یعنی ڈاکٹروں حکیموں ویدوں کی زندگی کے حالات اور طبی خدمات و مجربات درج کیا - حجم ۹۰۰ صفحات قیمت بلا جلد للعہ مجلد للعہ رعایتی قیمت مجلد للعہ

مخزن العلاج یا طب جیلانی

عنقریب دوبارہ شائع ہونے والی ہے - اس میں ہر مرض کی مکمل تشخیص علامات و اسباب بمع علاج المفردات و مرکبات و مجربات اور آخر میں اقوال الحذاق درج ہیں قیمت جلد اول بلا جلد عہ مجلد للعہ

ملنے کا پتہ: طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

نوٹ: - کتب خانہ کی طرف سے ایک طبی ڈاکٹری ہومیوپیتھک و ویدک رسالہ کا بہت جلد اجراء ہونے والا ہے جس کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہوگا - جو اصحاب پہلے اپنا نام درج رجسٹر کرا لیں گے - ان سے صرف بارہ آنے لئے جائینگے - نیز جو اصحاب اجراء سے پہلے مخزن حکمت مکمل یا میٹریا میڈیکا مکمل خریدینگے - ان کے نام ایک سال کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا - جو اصحاب ڈیڑھ صد اعلیٰ درجہ کے حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کے پتے بھجوا دینگے - ان کے نام بھی ایک سال کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا - (مینجر)

حیرت انگیز رعایت

آزمائش کا سنہری موقعہ

صرف تین ماہ کیلئے — دو روپیہ کی چیز بارہ آنے میں

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کے لئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے - کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے - کہ جو ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرے گا - وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائے گا - لہذا جو اصحاب اپنے آرڈر یکم نومبر ۱۹۳۲ء سے پہلے پہلے دیں گے - انہیں حسب ذیل ادویہ میں چار آنے فی روپیہ رعایت دی جائے گی - مستوک خریداروں کو خاص رعایت دی جائے گی:-

کنارسی رونس:- امراض مخصوصہ میں بے حد فائدہ مند ہے - کمزوری اعصاب میں جادو اثر - صالح خون پیدا کرنے میں بے نظیر - چہرے کی رنگت کو گلاب کی طرح شگفتہ کرنے والی:-

مستورات کے ایام کی بے قاعدگی - درد - کمی بیشی - بے وقتی و دیگر عوارض کو دور کرنے میں نہایت مجرب ہے - مرض اٹھرا (اسقاط) میں لاثانی ہے - قیمت فی شیشی ۳۰ گولی دو روپیہ - رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ - مہر فضل الرحمن صاحب نعمت الٰہی درویش منزل گلباغ ٹیکری حیدرآباد سے تحریر فرماتے ہیں - کہ آپ کی ادویہ عجیب چیز ہیں - خصوصاً معمر بوڑھوں کے لئے جن کا نظام عصبی بگڑا ہوا ہو ہر قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہو - آپ کی دوا کے استعمال سے خدا کے فضل و کرم سے قوت معلوم دیتی ہے چلنے پھرنے میں تکان نہیں - معدہ درست - ہاضمہ بہتر - اجابت صاف مگر ابھی موٹا نہیں ہوا - سب سے بہتر و مفید کنارسی رونس ہے پہلے خدا کا شکر بعد آپ کا شکریہ ہے - اگر آپ حکم دیں - تو تین شیشی کے خاتمہ پر مزید بھی استعمال کروں - قوت اچھی پیدا ہو گئی ہے:-

سرمہ نورانی:- امراض چشم میں بے حد مفید - خصوصاً گکروں کو جڑھ سے اکھیڑتا ہے - نظر کو تیز کرتا ہے - بہت لوگوں نے اس کو استعمال کر کے عینکوں کو خیرباد کہدیا ہے - مکرمی خلیفہ صلاح الدین احمد صدیقی بی - ایچ - پی تحریر فرماتے ہیں - کہ آپکا سرمہ نورانی ہفتہ عشرہ سے استعمال کر رہا ہوں میری آنکھوں میں عرصہ چھ سال سے نہایت تکلیف تھی گکرے تھے - میں نے آپریشن (عمل جراحی) کرا چکا ہوں - ایک دفعہ بجلی سے جلوایا تھا - مگر تکلیف بدستور رہی - بلکہ میری آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی - آپکے سرمہ نورانی نے مجھے دوبارہ نور بخشا ہے - واقعی اس جیسا سرمہ ملنا ناممکن ہے کیونکہ اس لمبی بیماری میں جتنے سرمے میں نے استعمال کئے ہیں کسی سے بھی فائدہ نہیں ہوا - میں تازیست آپکا اور آپکے سرمہ کا ممنون احسان رہونگا

عطریات:- ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بے نظیر ہیں - روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک - سب چیزوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا:- مینیجر دلکشاء پرفیومری کمپنی قادیان

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ کو گورنمنٹ نے ریگگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے - انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لیکر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم سٹاف سامان اور منضبط انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے - سکول کا اپنا پاور ہوس ہے - جس میں اے سی اور ڈی - سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے - اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریگگنائز بھی کر دیا ہے - ہر قابلیت کے طلباء کیلئے جداگانہ کلاسز ہیں - کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے - پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں - (مینجر)

اپنے باغ ملیح آباد کے آم لگا کر زمین کی پیداوار بڑھائیے

آم سپیدہ فی قلم عہ کیوڑہ عہ لنگڑہ عہ دسہری عہ تیموریہ عہ ہجری عہ خاص الخاص عہ پیارا خاص عہ گلاب خاص عہ فجری عہ - فہرست مفت

نذیر برادرس ملیح آباد - ضلع لکھنؤ

بعدالت جناب سردار کرتار سنگھ صاحب ضیائی۔ آئی ایل ایل بی سینیئر سب جج صاحب بہادر ضلع لائل پور

مقدمہ دیوانی ۲۰۷ بابت سال ۱۹۳۲ء

بمقدمہ دوکانو ٹیکچند کرم چند واقعہ منڈی چک جھمرہ تحصیل لائلپور بذریعہ ملہارام ولد کرم چند ذات ڈچ ٹھیرد دکان

بنام

احمد دین ولد اللہ دتہ ذات ارائیں سکنہ چک ۱۸۹ (ب) تحصیل لائلپور مقروض مسئول علیہ

درخواست بابت قرار دئے جانے دیوالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل قرضخواہ نے درخواست برائے قرار دئے جانے دیوالیہ مسئول علیہ عدالت ہذا میں دی ہوئی ہے جس کی سماعت کیلئے تاریخ ۳۲/۱۲/۲ مقرر ہوئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو کوئی عذر ہو۔ تو عدالت ہذا میں تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر پیش کرے۔ آج بتاریخ ۳۲/۷/۲۷ بہ ثبت مہر عدالت اور دستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پرنسپل مدرسہ دیوبند اور جمعیۃ العلما کے ڈکٹیٹر مولوی حسین احمد بمعہ انیس رضا کاروں کے دہلی آتے ہوئے ۵ اگست کو گرفتار کر لئے گئے۔

کلکتہ کے اخبار سٹیٹسمین کے ایڈیٹر ۵ اگست کو اپنے دفتر کی طرف موٹر پر سوار ہو کر آ رہے تھے کہ ایک بنگالی نوجوان نے ان پر فائر کیا گولی نشانہ پر نہ بیٹھی۔ دفتر کے دربان اور ایک کانسٹیبل نے حملہ آور کو اسی وقت گرفتار کر لیا حملہ آور نے زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

سری نگر شہر میں بم کے حادثہ کے واقعہ ہو جانے کی وجہ سے متعدد خانہ تلاشیاں ہو رہی ہیں۔

آنریبل خان بہادر سید عبدالحفیظ رکن کونسل آف سٹیٹ ڈھاکہ نے وائسرائے ہند کے نام اس مضمون کا برقی پیغام بھیجا ہے۔ کہ بنگال کونسل میں جو مخلوط انتخاب کے متعلق قرارداد منظور کی گئی ہے وہ محض فریب اور دھوکہ ہے۔ عام مسلمان مخلوط انتخاب کے سخت مخالف ہیں۔ اور جداگانہ انتخاب اور آئینی اکثریت پر سختی سے قائم ہیں۔

سر جان سائمن نے عالمگیر اقتصادی کانفرنس کے لئے ریاستہائے متحدہ۔ فرانس۔ بلجیم۔ جرمنی۔ جاپان اور ناروے۔ اور برطانیہ کے نام دعوت نامے جاری کر دیئے ہیں تا ابتدائی مراحل طے ہو سکیں۔ اس کانفرنس میں چاندی کے متعلق سب سے پہلے بحث ہو گی یہ کانفرنس لندن میں منعقد ہو گی اور تاریخ انعقاد کا اعلان نومبر کے بعد کیا جائیگا۔

اٹالیہ کے سفیر سگنر گراندی جو پچھلے دنوں لندن بھی گئے تھے۔ تمام یورپ میں سب سے چھوٹی عمر کے سفیر ہیں۔

لنڈن میں ۴ اگست کا بینہ وزارت کی ہندوستانی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ وزیر اعظم نے دیگر چار ارکان کے ساتھ جو ہندوستانی معاملات کے ماہر ہیں فرقہ وار حقوق کے تصفیہ کے بارے میں جو تجاویز مرتب کی گئی ہیں ان پر مزید غور کیا اور بحث کی گئی۔

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب چونکہ طویل رخصت پر جا رہے ہیں۔ اس لئے خان بہادر عبدالعزیز صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور۔ قائم مقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے فرائض سرانجام دیں گے۔

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار مسٹر بی۔ این دت کے لڑکے لفٹیننٹ دت نے جو سیالکوٹ چھاؤنی کی ایک رجمنٹ کے افسر تھے ۳ اگست کو خودکشی کر لی۔

لاہور۔ ۳ اگست۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر محمد عالم صاحب کا نہایت احتیاط سے طبی معائنہ کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی صحت کے متعلق جو افواہیں اڑائی جا رہی ہیں۔ وہ قطعی بے بنیاد ہیں۔ آپ کی طبیعت ناساز ہونے پر آپ کو طبی معائنہ کے لئے میو ہسپتال میں بھیجا گیا۔ اس معائنہ سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی حالت خطرناک نہیں ہے۔ میو ہسپتال کے ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ اور ڈاکٹر محمد عالم سے انہوں نے سفارش کی ہے۔ کہ وہ علاج کی بجائے ورزش کیا کریں۔

چوہدری افضل حق صاحب کے متعلق بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ آپ نیوسنٹرل جیل ملتان میں بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اس سلسلہ میں پبلک کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ یہ خبر قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔ جب انہیں جیل میں داخل کیا گیا۔ تو ان کی صحت قدرے خراب تھی۔ لیکن اس وقت سے انہیں معقول طبی امداد دی جا رہی ہے۔

مہاراجہ کشمیر کا ایک گھوڑا جس کی پانچ ہزار قیمت بتلائی جاتی ہے یکم اگست کو سری نگر میں پولو کھیلتے ہوئے گر پڑا ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد اسے گولی سے اڑا دینے کا مشورہ دیا چنانچہ اسی وقت گھوڑے کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔

انگلستان میں آج کل اہل برطانیہ بکری کے دودھ کا استعمال نسبتاً کثرت سے کر رہے ہیں آج سے بیس سال پہلے بیس لاکھ گیلن استعمال ہوتا تھا۔ اور چھ سال پیشتر ایک کروڑ بیس لاکھ اور آج کل دو کروڑ گیلن سالانہ استعمال ہو رہا ہے۔

یونٹی لیگ لاہور کے سکرٹری نے ۴ اگست کو سرکردہ ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کے دستخطوں سے اپیل شائع کی ہے جس میں برادران وطن کو اتحاد سے رہنے کی تلقین کی ہے۔

کلکتہ بنگال کونسل میں ۳ اگست کو بنگال کی از سر نو حد بندی کیلئے ایک قرارداد پیش کی گئی تھی اس کے مقابلہ میں ۴۰ آراء سے یہ تجویز گر گئی۔

مسٹر ڈی ویلرا نے ۳ اگست کو حکومت برطانیہ کو سالانہ خراج دینے سے انکار کر دیا۔ اور اعلان کیا ہے کہ کاشتکاروں سے حسب سابق مالیہ اراضی وصول کیا جائیگا لیکن اسے حکومت برطانیہ کو ادا کرنے کی بجائے حکومت آئرلینڈ کے خزانہ میں رکھا جائیگا۔

گوجرانوالہ میں چند دن ہوئے ایک بم پھٹا تھا اس سلسلہ میں پولیس نے سرگودہا کے علاقہ کے دو مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر دو تحریک احرار میں سزایاب ہو چکے ہیں۔

سر شاہ محمد سلیمان صاحب چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ کے متعلق اخبار لیڈر لکھتا ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب موصوف بھی اس ٹریبونل کے ایک رکن مقرر کئے جائینگے۔ جو گورہ فوج مصارف کی تحقیقات کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔

کانپور سے ۳ اگست کی اطلاع ہے کہ ایک ہندو عورت تیلی جری کے نزدیک دریا کے کنارے نہا رہی تھی کہ اچانک ایک مگرمچھ اسے اٹھا کر لے گیا۔ عورت کی چیخیں سن کر لوگ دوڑے مگر مگرمچھ دور جا چکا تھا۔

گورنمنٹ کشمیر نے جو تخفیف کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنی رپورٹ وزیر اعظم کو بھیج دی ہے۔ اس میں ایسی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ جن سے دس لاکھ سالانہ کی بچت گورنمنٹ کشمیر کو ہو گی۔

ڈھاکہ۔ ۵ اگست مسٹر ایلیسن سپرنٹنڈنٹ پولیس کومیلا جنہیں کسی انقلاب پسند نے پستول کی گولی سے زخمی کر دیا تھا۔ فوت ہو گئے ہیں۔

بلند شہر میں ۳ اگست کو کاکور تھانہ کے نزدیک مالیہ کے نادہندگان نے پولیس پر حملہ کر دیا چنانچہ اس کے نتیجہ میں پولیس کو بھی گولی چلانی پڑی دو شخص ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔

گیانی شیر سنگھ صاحب نے اخبار سکھ سیوک میں لکھا ہے کہ میں چاہتا ہوں تمام پنجاب کو کونسل میں مسلمانوں کو ایک نشست کی اکثریت کی پیشکش کرنے کیلئے سر جوگندر سنگھ کو شملہ کی بلند ترین چوٹی سے نیچے گرا دوں

شملہ سے ۴ اگست کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ ہند کے مختلف محکمہ جات میں تنخواہوں کا معیار بہت حد تک گھٹا دیا جائیگا۔ کیونکہ صوبہ سرحد کے الگ صوبہ بنائے جانے کی وجہ سے اخراجات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور یہ تخفیف اس وقت تک رہے گی۔ جب تک صوبہ سرحد اپنا بوجھ خود اٹھانے کے قابل ہو جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی